السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص حج کےلیے گیا تواس نےاپنے فوت شدہ والد بکراوراپنی فوت شدہ زوجہ کلثوم کی طرف سے مکہ مکرمہ کے باشندہ معلم کوکچھ روپیہ دیاکہ ان کی طرف سے حج کرے کہ بکراور کلثوم کی طرف سے حج ہوا ہے یا نہیں؟ (اے۔ ای پٹیل ملک افریقہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید پارہ ۴ رکوع اول میں ارشاد ہے: وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں پرحج فرض ہے جو بیت اللہ کی طرف راستہ کی طاقت رکھتے ہیں، اس آیت سے معلوم ہواکہ غریب اورنادار شخص پرحج فرض نہیں چونکہ والد بکراوراس کی بیوی کلثوم اپنی زندگی میں غریب تھے اور سفر خرچ میسر نہ ہواتھا، اس لیے ان پرحج فرض نہیں ہوا، اوراس کے مالدار ہونے سے بھی باپ یا بیوی پرحج فرض نہیں ہوگا۔ چاہے ان کی زندگی میں ہو، چاہے بعد میں کیونکہ ہر انسان اپنے نفس کا مکلف اورذمہ دار ہے، دوسرے کا نہیں۔ ہاں اگراپنی خوشی سے کرنا یا کرانا چاہے توجائز ہے، ان کو ثواب مل جائے گا، ورنہ جب ان پر فرض نہیں ہوا تواس کوان کی طرف حج کرنا یا کرانا کیسے ضروری ہوگا، دوسرے کی طرف سے حج وہ کرسکتا ہے، جس نے پہلے اپنی طرف سے فریضہ حج اداکرلیا ہوچنانچہ مشکوۃ کتاب المناسک میں حدیث ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک آدمی کہتا ہے، میں شبرمہ کی طرف سے تیرے دربار میں حاضر ہواہوں، فرمایا شبرمہ کون ہے، کہا میرا بھائی ہے، یا میرا قریبی۔ فرمایا کیا تونے اپنی طرف سے حج کرلیا۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پہلے اپنی طرف سے حج کرلیا، اس نے کہا نہیں فرمایا پہلے اپنی طرف سے حج کرپھر شبرمہ کی طرف سے کر۔

نیز جس شخص سے حج بدل کرایا جائے، اگروہ اس حج کرنے یعنی اپنی محنت وغیرہ کا عوض لیتا ہے، توپھرحج ادا نہیں ہوگا۔ کیونکہ عبادت کا عوض جائز نہیں۔ چنانچہ مشکوۃ باب الاذان میں حدیث ہے کہ عثمان بن ابی العاص نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے میری قوم کا امام مقرر کریں، فرمایا: (انت امامھم واقتد باضعفھم واتخذ موذنا لایاخذ علی اذانہ اجرا) (رواہ ابوداود والنسائی) کہ توان کا امام ہے، اوران کے ضعیف کی رعایت رکھ اور موذن ایسا مقرر کرجواذان دینے پر اجرت نہ لے، اذان ایک عبادت ہے، جب اذان پر اجرت منع ہوگئی توحج پر بطریق اولیٰ منع ہوگئی۔

نوٹ:

حج کےلیے معلمین کو روپیہ دینے میں احتیاط چاہیے کیونکہ اکثر یہ لوگ روپیہ لے کرحج نہیں کرتے۔ اگر کرتے بھی ہیں تو تسلی بخش نہیں۔ (عبداللہ امرتسری از روپڑ ضلع انبالہ، ۲۷ رمضان ۱۳۵۳ ہجری، ۴ جنوری ۱۹۳۵ ئ، فتاویٰ الہحدیث روپڑی، جلد ۲ ص ۵۹۰)

توضیح:

ایسے شخص پراس سال حج فرض ہی نہیں کیونکہ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا (اٰل عمران: ۹۷) ''جولوگ کعبہ تک پہنچ سکیں اللہ کے حکم سے عمر بھر میں ایک دفعہ حج کرنا ان پر فرض ہے۔'' واتموالحج والعمرة للہ فان احصرتم فما استیسر من الھدی ''اورحج اور عمرہ کواللہ کےلیے پوراکروپھر اگر گھر جاؤاور کعبہ تک نہ پہنچ سکو توجو قربانی میسر ہوذبح کرو۔'' ان دوآیات سے ثابت ہواکہ فرضیت حج کےلیے عدم احصار شرط ہے اگرراستہ میں احصار ہوجائے تو مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا نہ ہوا توجھوٹ بول کرحج کوجانے میں کیا فائدہ نہ خدا راضی اورنہ خدا کا رسول راضی اوردنیا میں متہم بالکذب ہوکر بے وقار ہوا۔ فقط الراقم علی محمد سعیدی عفی عنہ جامعہ سعیدیہ خانیوال ۸ محرم ۱۳۹۸ ہجری)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد08ص63

محدث فتویٰ